Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۲ رجب ۱۳۹۶ھ ؛ ۲۱ وفا ۱۳۵۵ ہش ؛ ۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۶۶

نائیجر اسٹیٹ میں منا کے مقام پر ایک نئی احمدیہ مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

علاقہ کی احمدی جماعتوں کے نمائندے اور متعدد مبلغین اسلام اس تقریب میں شامل ہوئے

آئندہ سال ملک کے دو اور مقامات پر مساجد تعمیر کی جائیں گی، انشاء اللہ تعالیٰ

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ ۱۰ر جولائی کو نائیجر اسٹیٹ کے دارالحکومت منا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس میں احمدی جماعتوں کے نمائندگان اور متعدد مبلغین سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ الحمد للہ

آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

کانو ۱۲ر جولائی۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۶ء کو نائیجر اسٹیٹ کے دارالحکومت منا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر شمالی علاقوں کی احمدیہ جماعتوں کی سرکٹ میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔ جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کے علاوہ مختلف احمدی جماعتوں کے نمائندے اور متعدد مبلغینِ اسلام بھی اس موقع پر موجود تھے خاکسار نے اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ آئندہ سال دو اور مقامات پر مساجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے (وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق)

اس مسجد کا سنگِ بنیاد اپریل ۱۹۷۳ء میں رکھا گیا تھا۔ منا کے مقام پر مسجد کی تعمیر اور جماعتِ احمدیہ کا قیام نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کی برکات میں سے ہے۔ اسی سکیم کے ماتحت ۱۹۷۱ء میں یہاں ایک سکول بھی قائم ہوا اور باقاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں آیا۔

(محمد اجمل شاہد)

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ منا میں تعمیر شدہ اس مسجد کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے ذریعہ سے اس علاقہ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کے غیر معمولی سامان مہیا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ربوہ ۲۱ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح ساڑھے پانچ بجے کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر جانے کی غرض سے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے جہاں سے حضور بذریعہ طیارہ ساڑھے گیارہ بجے کراچی روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل حضور نے حاضر الوقت احباب کے ہمراہ اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ) بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب پاشا، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کو بھی حضور کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے۔

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

بعد میں کراچی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ڈیڑھ بجے دوپہر وہاں پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا اور حضور کے جملہ رفقاء کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو جو محض دینی اغراض کے ماتحت اختیار کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اسے خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ر وفا۔ کل ۱۹ر وفا کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد اپنے سفرِ یورپ و امریکہ کے سلسلے میں اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ کل میں امریکہ اور یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ گوٹن برگ (سویڈن) میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کرنے کے علاوہ امریکہ اور یورپ کے مشنوں کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

ہمارا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہے اپنے لئے کوئی کام نہیں ہے اور جس سے ہمیں کوئی امید ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے اس کے در کے سوا کوئی در نہیں ہے اس لئے اب ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے اس سفر کو کامیاب کرے اور جس مقصد کے لئے یہ سفر کیا جا رہا ہے اسے پورا کرنے کے سامان مہیا فرمائے اور دینِ اسلام کا ہر جگہ بول بالا ہو اور گھر گھر پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ ماہ وفا ۱۳۵۵ھ
۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء

بسلامت روی و باز آئی!

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اہم رُوحانی اور خالصۃً دینی اغراض کے ماتحت یورپ اور امریکہ کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ ہر سچے اور مخلص احمدی کے دل سے یہ دُعا نکلتی ہے کہ:

خدائے رحیم و کریم اِس خالصۃً دینی سفر کو ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ وہ اِس سفر میں خاص حفاظت اور تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے۔ حضور معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و دیگر رفقائے سفر خیر و عافیت کے ساتھ جائیں۔ خیر ہی کے ساتھ رہیں، اور اِس سفر کے تمام مراحل کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں اور تائیدوں کی جلو میں طے کرنے کے بعد حضور بخیر و عافیت صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ واپس مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آمین ثم آمین

اہم دینی اور رُوحانی مہمات کی قیادت اللہ تعالیٰ جن پاکباز وجودوں کے سپرد فرماتا ہے ان کی زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ دین کے لئے وقف ہوتا ہے۔ دن ہو یا رات، وہ سوتے ہوں یا جاگتے ہوں، ہر وقت اور ہر گھڑی ان کے دل و دماغ میں ایک ہی دُھن اور ایک ہی تڑپ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے جو اہم دینی خدمت انہیں تفویض فرمائی ہے اُسے کس طرح زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں بجالایا جاسکتا ہے۔ اور اِس راہ میں جو بھی مشکلات حائل ہوں اور جو جو رکاوٹیں کھڑی ہوں اُنہیں کیونکر دُور کیا جاسکتا ہے۔ ایسے مبارک وجود جب کسی سفر پر روانہ ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سفروں کو بھی مبارک کردیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وجودوں کے سفر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ معہ اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں ہمیں اِس کا عملی نمونہ نظر آتا ہے۔ حضور ہر وقت اور ہر لمحہ اہم دینی مہمات میں مصروف رہتے ہیں۔ دن ہو یا رات، سفر ہو یا حضر، یخ بستہ ہوائیں چل رہی ہوں یا جسموں کو جھلسا دینے والی گرمی پڑ رہی ہو حضور کے معمولات میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ چیزیں حضور کی اہم دینی ذمہ داریوں میں کبھی حائل نہیں ہوتیں اور اسی کی حضور اپنے خدام سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی دین کی خدمت کو اپنے دُوسرے ہر کام پر مقدم رکھیں اور کوشش کریں کہ ان کی زندگیوں کا زیادہ سے زیادہ وقت خدمتِ دین میں صرف ہو۔

حضور نے ایک عرصہ تک دعائیں اور استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے اذن سے اب جو سفر اختیار فرمایا ہے وہ بھی نہایت اہم دینی اور رُوحانی مقاصد پر مشتمل ہے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی سربلندی اور آپؐ کے جھنڈے کو اکنافِ عالم میں بلند اور پھر بلند سے بلند تر کرنا —— یہ وہ پاک اور مبارک مقصد ہے جس کے پیشِ نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود اِس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ہمارا ہر کام اللہ کے لئے ہے اپنے لئے کوئی کام نہیں ہے اور جس سے ہمیں امید ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے اُس کے در کے سوا اور کوئی در نہیں۔ اِس لئے ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جس مقصد کے لئے یہ سفر کیا جارہا ہے اسے پورا کرے اور دینِ اسلام کا بول بالا ہو!"

ہمیں جو بار بار کا مشاہدہ اور تجربہ ہے اس کی بناء پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کامل امید اور توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دُعاؤں کو سُنے گا۔ حضور کے پہلے تمام بیرونی دوروں کی طرح حضور کا یہ سفر بھی نہایت کامیاب اور مبارک ہوگا اور تبلیغ و اشاعت قرآن پاک کے بابرکت نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے سلسلہ میں دُور رس نتائج کا حامل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک میں قیام کے دوران پاکستان کے احباب کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں، انہیں شب و روز دعائیں کرتے ہوئے نہایت چوکس اور بیدار رہ کر یہ ایام گزارنے چاہئیں۔ باہمی اخوت و محبت میں کوئی رخنہ نہ آنے پائے اور بنی نوعِ انسان کی سچی ہمدردی اور بے لوث خدمت اور غمخواری ان کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے اور موجودہ ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار بار جو پُرحکمت اور نہایت درجہ ضروری اور اہم نصائح فرمائی ہیں انہیں ہر لمحہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہنا چاہیئے۔

بالآخر پھر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری یہ عاجزانہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ حضور معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و دیگر رفقائے سفر خیر و عافیت کے ساتھ رہیں اور بخیریت واپس تشریف لائیں اور اللہ تعالیٰ اِس سفر کو غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے اور اِس کے نتیجہ میں اسلام کا بول بالا ہو اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اکنافِ عالم میں بلند سے بلند تر ہو۔ آمین

ہر لمحہ و ہر آن خُدا حافظ و ناصر

مندرجہ ذیل دُعائیہ اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ انگلستان پر روانگی کے موقع پر کہے تھے۔ آج یہ اشعار ہر احمدی کے دِل کی آواز ہیں:۔

جاتے ہو مری جان، خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان خُدا حافظ و ناصر

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خدا حافظ و ناصر

سر پاک ہے اغیار سے دِل پاک نظر پاک
اے بندۂ سُبحان خدا حافظ و ناصر

محبوبِ حقیقی کی امانت سے خبردار
اے "حافظِ قرآن" خدا حافظ و ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

زکوٰۃ

مکرم سیف الرحمٰن صاحب فاضل - ربوہ

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرنا جہاں ایک بہت بڑی نیکی بھلائی اور ملک کی خوشحالی کی ایک یقینی ضمانت ہے وہاں یہ ایک مالی عبادت بھی ہے۔

جو قومیں ذخیرہ اندوزی اور مال جمع کرنے کی عادی ہیں اور قومی ضرورتوں اور رفاہ عامہ کے کاموں میں کھلے دل سے خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہیں تباہی اور بربادی ان کے دروازہ پر کھڑی ہوتی ہیں فتنہ اور فساد بدامنی اور انتشار اس ملک کا نصیبہ بن چکا ہوتا ہے جس میں ایسی ایسی بخیل قوم بستی ہے۔

انسان کے پاس جو مال ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اسی کی امانت ہے اگر اللہ تعالیٰ اس امانت میں سے کچھ واپس لینا چاہے اور بندے کو کہے کہ اس کے دئیے ہوئے مال میں سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرے تو خوشی اور پورے انشراح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ماننا اور اس کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی عین سعادت اور اس کی مزید برکات کے مورد بننے کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔

الخلق عیال اللہ کے تحت ذریت کے لحاظ سے سب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور ایک جیسا حق اور درجہ رکھتے ہیں اور دنیا کے تمام اموال میں وہ سب برابر کے شریک ہیں۔ تاہم اپنے اپنے وسائل اور استعداد و لیاقت کے لحاظ سے مقدار ملکیت میں وہ ایک جیسے نہیں ہیں بلکہ حالات کے اعتبار سے کسی کے پاس مال زیادہ ہے اور کسی کے پاس کم۔ ایک شخص کام کے زیادہ بہتر ڈھنگ جانتا ہے اور دوسرا اس راہ میں اناڑی اور بے وسیلہ ہے لیکن اس تضاد منت کی وجہ سے کمزور بے وسیلہ اور نادار اپنے اصل حق سے محروم نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کی آیت

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم

میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے پس مالداروں پر فرض ہے کہ ان کے اموال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ خوشی اور پوری فراخدلی کے ساتھ اسے ادا کریں۔ اسی میں ان کی اپنی بھلائی اور ان کی تحویل میں جو مال ہے اس کی حقیقی حفاظت کا راز مضمر ہے۔

غرباء اور ناداروں کو یہ حکم ہے کہ وہ دوسروں کے مال کو حرص و لالچ اور بغض و عناد کی نیت سے نہ دیکھیں اور ناجائز طریق سے اسے ہتھیانے اور اس پر زبردستی قبضہ کرنے کی راہ اختیار نہ کریں دوسری طرف مالداروں کو یہ حکم ہے کہ وہ معاشرہ کے غرباء اور ناداروں کا خیال رکھیں اور ضروریات زندگی خوراک۔ لباس اور رہائش وغیرہ کے مسائل میں انہیں ایسے حال میں نہ رہنے دیں جو ناگفتہ بہ ہو اور جس میں انہیں تنگی اور دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے پس اگر امراء و مالدار چاہتے ہیں کہ غرباء اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانیں جو دوسروں کے مال پر دست درازی نہ کرنے کے بارہ میں انہیں دیا گیا ہے تو ان کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانیں اور صدق دل سے اس پر عمل کریں جو ان کو دنیا سے غربت اور احتیاج کو مٹانے اور اسے کم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کے بارہ میں دیا گیا ہے۔

اس وقت دنیا کو کئی معاشی مسائل درپیش ہیں لیکن سب سے بڑا مسئلہ غیر مساوی تقسیم دولت کا ہے۔ ایک طبقہ جہاں انتہائی امیر ہے وہاں ایک طبقہ انتہائی غریب اور خستہ حال ہے اس غیر طبعی تفاوت کی وجہ سے دونوں طبقوں میں منافرت اور مغائرت پیدا ہو رہی ہے اور اس طرح ان میں حسد بغض کینہ اور انتقام جیسے مکروہ جذبات بار بار بحرانی کیفیات اور انقلابی شور و شر کا باعث بن رہے ہیں۔ اور دنیا ابھی تک اس سے نجات نہیں پا سکی۔ ایک طرف اگر سرمایہ دار اپنے وسائل کے بل بوتے پر مزید دولت کما کر جمع کر رہے ہیں تو دوسری طرف غریب اپنی محنت فروخت کرنے کی فکر میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان کی محنت کی صحیح قیمت دینے والا ملنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔

امیر و غریب کی اس وسیع خلیج کو پاٹنے کا بہترین ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی عادت سے یہ احساس اجاگر ہوتا اور جلا پاتا ہے کہ ہر ایک کو اس کا صحیح حق ملنا چاہیئے اور کسی کو لوٹ مار یا حق تلفی اور محرومی کا احساس نہیں ہونا چاہیئے

اسلام نے جہاں انفاق مال کی پُر زور تحریک فرمائی وہاں اس کی غرض بھی متعین کر دی یعنی خرچ کرنے والے کا مقصد محض رضائے الٰہی ہو کوئی دنیوی غرض اس کے پیچھے کارفرما نہ ہو ورنہ خود غرضی۔ لالچ۔ ایک سے دس کمانے کی حرص اور دوسروں پر احسان جتانے کی بد عادت سے نجات مشکل ہو گی اور وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا جس کے لئے کمائے ہوئے مال سے خرچ کرنے کی اتنے زور کے ساتھ تحریک کی گئی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے نظام کو دوام بخشنے اور سہولت جاری کرنے کے لئے اسلام نے کفایت شعاری اور تکلف سے پاک سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اور اسراف[۱] کی راہوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ تکلفات کی راہیں بے شمار ہیں اگر انسان ان میں پڑ جائے تو دولت قارون بھی ناکافی ہے اور جب ذاتی اخراجات اتنے بڑھے ہوئے ہوں اور انسان تکلفات کا شکار رہے تو انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس کے دل میں کیا بشاشت آئے گی اور اس کے لئے وہ کیسے جرأت کرے گا۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اقسام

اسلامی اصطلاح میں انفاق فی سبیل اللہ کا دوسرا نام صدقات ہے اور صدقات کی کئی اقسام ہیں مثلاً۔

۱۔ قومی اور اجتماعی ضروریات کے لئے مال خرچ کرنا اس کے لئے ضروری شرط ہے اگر اجتماعی خطرات مثلاً دشمن بدل اور دینی فسادات حملہ آور ہوں تو جس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اسے تاکہ ان خطرات کا مقابلہ کیا جا سکے تو سب کا فرض بنتا ہے کہ جو بھی جس کے پاس ہے وہ لا کر پیش کر دے۔ آیت ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ[۲] میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ بچت اور زائد از ضرورت مال میں سے خرچ کرنا۔ اس کی آگے دو قسمیں ہیں۔

الف: طوعی خرچ جس کی تعیین انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے جیسے نفلی صدقات جنہیں انسان کے اندرونی تقویٰ کے فیصلہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح شکرانہ اور اظہار احسان۔ تحائف اور معاشرتی تعلقات کی بہتری کے لئے مختلف قسم کے اخراجات بھی طوعی خرچ میں شامل ہیں۔

"ب": لازمی خرچ جسے ایک مسلمان عمومی لحاظ سے اختیار کرنے کا پابند ہے۔ جیسے اجتماعی لازمی چندہ جات جو عام ملی نظام اور اشاعت اسلام کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خلیفہ وقت کی طرف سے بلائی گئی مجلس مشاورت نے تجویز کئے ہیں اور خلیفہ وقت نے ان کی منظوری دی ہے حکومت کی طرف سے عائد کردہ محصولات بھی اس ضمن میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں نفقہ اقارب۔ حق الخدمت۔ صدقۃ الفطر فدیہ کفارہ اور نذر کے اخراجات بھی لازمی خرچ کے ہی حصے ہیں۔

۳۔ زکوٰۃ

زکوٰۃ بچت میں سے لازمی خرچ کی اہم ترین قسم ہے۔ کیونکہ یہ وہ کم سے کم

۱؎ لا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین (انعام ۱۴۲)

۲؎ توبہ ۱۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے معاشرہ کو اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو ہر حال میں لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت بھی ضروری ہوگی جبکہ معاشرہ کی تمام قومی اور انفرادی ضرورتیں دوسرے ذرائع سے بااحسن وجوہ پوری ہو رہی ہوں۔ کیونکہ یہ مالی خرچ دراصل اس غرض کے لئے عائد کیا گیا ہے تاکہ افراد کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت رہے۔ اکتناز، بخل اور حرص کی جڑیں کٹتی رہیں اور چند ہاتھوں میں دولت کے اکتناز کا رنگ جاتا رہے اور معاشرہ ظالم اور بخیل افراد کی احتیاج سے محفوظ رہے۔

زکوٰۃ اور انکم ٹیکس میں فرق

زکوٰۃ کے معنے ہیں پاک کرنا، نشوونما دینا، خوشحالی سے ہمکنار کرنا اس لحاظ سے جو مسلمان خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اکتناز اور مال جمع کرنے کی حرص سے پاک کرتا ہے۔ اس کے مال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ ادا کرکے اپنے مال کو پاکیزہ اور طیب بناتا ہے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور اس کے فضلوں کا وارث بنتا ہے غریبوں اور ضرورتمندوں کی ضروریات پوری کرکے امن و آشتی حفظ و امان کے حالات پیدا کرتا ہے اس طرح اپنے مال کی حفاظت اس کی تجارت کے فروغ اور صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اور سارے ملک کی خوشحالی اور اضافہ دولت کی ضمانت دیتا ہے۔

ایک مسلمان زکوٰۃ کو ایک عبادت سمجھ کر خوشدلی سے ادا کرتا ہے کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر جذبہ تشکر اور اس کے فضلوں کی امید کارفرما ہوتی ہے اس کے برعکس انکم ٹیکس کے ادا کرنے میں یہ محرکات بڑی حد تک مفقود ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ بعض اوقات اس سے بچنے کے حیلے تلاش کرتا ہے نیز اس کی شرح کا تعین چونکہ بندوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اسلئے اس میں انصاف کے عناصر ایک حد تک مفقود ہو سکتے ہیں۔ اس طرح دونوں طرف بے اعتمادی اور بے اعتباری کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

زکوٰۃ بچی ہوئی اور جمع شدہ دولت پر لگتی ہے گویا جمع شدہ سرمایہ پر ایک بہترین قسم کا محصول ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ گردش پر مجبور ہوجاتا ہے اور تقسیم دولت کے رجحان کا دور اور سرمایہ کاری کو اس سے فروغ ملتا ہے اس کے برعکس انکم ٹیکس آمدنیوں پر لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاری ایک حد تک رک جاتی ہے روپیہ جمع کرنے اور دولت کے انبار لگانے کا جذبہ ترقی پاتا ہے اور روپیہ کی گردش کم ہوجاتی ہے۔ بیکاری اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے اور عامۃ الناس کی قوت خرید نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے لیکن زکوٰۃ دینے سے چونکہ غرباء کی احتیاج کم ہوجاتی ہے اسلئے زکوٰۃ کی وجہ سے ہر شخص کی قوت کار اور پیداوار اور دولت کی استطاعت بڑھنے کا ماحول میسر آتا ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کے بارہ میں قرآنی ارشادات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زکوٰۃ و صدقات کے بارہ میں جو آیات نازل فرمائی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:-

خذ من اموالھم
صدقۃ تطھرھم
وتزکیھم بھا وصل
علیھم ان صلوٰتک
سکن لھم واللہ سمیع
علیم (توبہ ۱۰۳)

اے رسول ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

مثل الذین ینفقون
اموالھم فی سبیل
اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل
فی کل سنبلۃ مائۃ
حبۃ واللہ یضٰعف
لمن یشاء واللہ
واسع علیم
(بقرہ ۲۶۱)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے اس فعل کی مثالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

ومثل الذین ینفقون
اموالھم ابتغاء مرضات
اللہ وتثبیتا من
انفسھم کمثل جنۃ
بربوۃ اصابھا وابل
فاتت اکلھا ضعفین
فان لم یصبھا وابل
فطل واللہ بما
تعملون بصیر
(بقرہ ۲۶۶)

اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوتی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی ہی بارش اس کے لئے کافی ہو جائے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

قل ان ربی یبسط
الرزق لمن یشاء
ویقدر ولکن اکثر
الناس لا یعلمون
(سبا ۳۷)

تو کہہ دے میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے۔

والمومنون والمومنٰت
بعضھم اولیاء بعض
یامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر
ویقیمون الصلوٰۃ
ویؤتون الزکوٰۃ
ویطیعون اللہ ورسولہ
اولٰئک سیرحمھم
اللہ ان اللہ عزیز
حکیم ٥

اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کریگا اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

وعد اللہ المومنین
والمومنٰت جنٰت تجری
من تحتھا الانھار
خٰلدین فیھا ومسٰکن
طیبۃ فی جنٰت عدن
ورضوان من اللہ اکبر
ذٰلک ھو الفوز العظیم
(توبہ ۷۲)

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنات کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے جو ان کو ملے گا اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ
وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ
بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔
یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ
جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ
وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ
ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ
فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ
(توبہ ۳۴، ۳۵)

وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کا مزہ چکھو۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم راجہ عبدالقیوم صاحب محلہ دارالیمن ربوہ ایک ہفتہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں بخار کی بھی شکایت ہے احباب کرام سے انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۱۴

میں فضل بی بی بیوہ مستری برکت علی صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۲۵۰/- روپے وصول کر کے سلائی مشین خرید لی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فضل بی بی۔ مکان ۲۶/۲۲ دارالنصر شرقی۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اکرم ولد چوہدری برکت علی صاحب دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ مستری رشید احمد ولد تاج دین صاحب دارالنصر شرقی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۲۶۱۵

میں فضل احمد ولد خیر الدین صاحب۔ قوم ارائیں۔ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چک ۶۹ ر کھ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی رقبہ ۹۰ کنال مالیتی ایک لاکھ روپے۔
۲۔ ایک مکان سکنی واقع چک مذکور مالیتی ۱۵,۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل احمد ولد خیر الدین صاحب ۶۹ ر کھ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ محمد احمد ولد فضل احمد صاحب ۶۹ ر کھ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ رحمت اللہ ولد برکت علی صاحب ۶۹ ر کھ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۶

میں صدیقہ تبسم زوجہ میاں عبد المالک صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۸ تولے ۴ ماشے قیمت اندازاً ۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صدیقہ تبسم زوجہ میاں عبد المالک صاحب ۶/۲۴ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ ابو العطاء جالندھری ربوہ۔

گواہ شد۔ خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۷

میں جمشید احمد ولد منشی نور حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت فروری ۱۹۶۶ء ساکن منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۳۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ جمشید احمد ولد منشی نور حسین صاحب محلہ کینال پارک منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ ماسٹر مشتاق احمد انور ولد چوہدری احمد علی صاحب منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ شیخ محمد بشیر آزاد ولد شیخ غلام محمد صاحب منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۸

میں وسیم احمد خان ولد عبد القدیر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ وسیم احمد خان مکان نمبر ۱۲۳-۵-۱۲ ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور

گواہ شد۔ عبد القدیر خان سیکرٹری مال حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد صادق ولد محمد ادریس صاحب صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۹

میں لیفٹیننٹ کرنل چوہدری عبد الوہاب ولد چوہدری محمد عبد الرزاق صاحب۔ قوم جٹ (چاہل) پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۰/۱۲-L ضلع ساہیوال حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک رہائشی پلاٹ کراچی۔ رقبہ ایک ہزار مربع گز۔ موجودہ بازاری قیمت اندازہ ۲۵,۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ لیفٹیننٹ کرنل چوہدری عبد الوہاب سٹاف کالج۔ کوئٹہ چھاؤنی۔

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن خان موصی ۱۵۲۵۷ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عزیز الرحمٰن خالد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ۔

مستقل کمیشن بذریعہ پی۔ اے۔ ایف۔ انجنیئرنگ کالج

ایسے امیدوار جن کی عمر ۸/۱۱/۷۶ کو ۱۶½ تا ۲۲ سال ہو کم از کم ایف۔ ایس سی (پری انجنیئرنگ) II ڈویژن اور فزکس، کیمسٹری، ریاضی میں کم از کم ۵۰٪ یا ۴۵٪ نمبر حاصل کئے ہوں ۲۰/۸/۷۶ تک درخواستیں بھجوائیں۔ P.A.F. انفارمیشن اور سلیکشن سنٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد اور کراچی سے تفاصیل دریافت کریں۔

انٹرویو ہر روز صبح ۸ بجے اور آخری انٹرویو ۳۰/۸/۷۶ کو۔ دیگر تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۲/۸/۷۶ء۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تحریک

(مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

"وسّع مکانک" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے رہائش کے انتظامات کو وسیع کیا جاتا ہے اور ہر سال ہی یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ رہائش کے انتظامات ناکافی ہیں اور ان میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ بعض جماعتوں کی رہائش کی ضرورت اور اس کے مطابق بیرکس کی تعمیر پر خرچ کا اندازہ کر کے امراءِ اضلاع کو اطلاع دی جا چکی ہے اور امراءِ اضلاع کی طرف سے جماعتوں کے ذمہ رقوم لگائی جا رہی ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتّی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

اِس غرض کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک امانت بنام تعمیر بیرکس جلسہ سالانہ $\frac{۶۰۵۵}{۲۷-۲۷۸}$ کھلوا دی گئی ہے۔ جملہ رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمائیں اور اس کی اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ کو کی جائے۔ سرِدست جن اضلاع کے لئے بیرکس کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے اُن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ ڈیرہ غازیخان۔ لائلپور۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ میرپور (ڈویژن) حیدرآباد (ڈویژن)۔ لاڑکانہ۔ لجنہ اماءاللہ کی بیرکس کی تعمیر کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ الگ تحریک فرما چکی ہیں۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں زاد اور نسبتی بھائی مکرم بیرولی صاحب آف چارکوٹ تحصیل راجوری مورخہ ۲۷؍۶ کو شام چھ بجے میرپور آزاد کشمیر میں وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص اور غیور، صابر و شاکر اور پابندِ صوم و صلوٰۃ احمدی تھے۔ موصی تھے۔ جنازہ اگلے روز اس علاقہ کے مربی مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاد کی زیرِ نگرانی جماعت میرپور کے احباب و رشتہ دار ربوہ لائے۔ رات کے دس بجے مہمان خانہ میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زود نویسی نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو، انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اُن کے درجات بلند فرمائے۔

خاکسار
محمد حسین پہرہ دار خزانہ
صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتہائے احمدیہ کے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ جب بھی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں تو اس کی تفصیل سے سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو بھی ضرور اطلاع دے دیا کریں تاکہ معطی حضرات کے اسماء وار کھاتے بھی مکمل رکھے جا سکیں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں ایسے ایم۔ایس سی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ جنہوں نے ریاضی، فزکس، کیمسٹری میں سے کسی ایک مضمون میں کم از کم سیکنڈ کلاس ڈویژن حاصل کی ہو۔ ایم۔ایڈ، بی۔ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے ایم۔ایس سی اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ایک احمدی بچے کی کامیابی اور درخواستِ دُعا

عزیزم محمد اکرم طوطعمرہ (جو کہ میرے بڑے بیٹے ماسٹر نذیر احمد صاحب کا لڑکا ہے) نے امسال میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول (گورنمنٹ ہائی سکول کینال کالونی بہاولنگر) میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ ترقیات کے لئے نئی راہیں کھولے اور عزیزم کو نیک و صالح و خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ (غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سوڈا بستی بہاولنگر)

عہدہ میں ترقی اور درخواستِ دُعا

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے ترقی بطور چیف انجنیئر دی ہے اور اس کے ایک ہفتہ بعد مجھے ایک بیٹی عطا فرمائی، جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صادقہ نعیمہ تجویز فرمایا ہے۔ اس سے قبل میرے لڑکے عطاء الرفیق کا نام بھی حضور ہی نے تجویز فرمایا تھا۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میری یہ ترقی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دنیاوی ترقیات کے ساتھ ساتھ دینی خدمات کی بھی توفیق دیتا رہے اور میرے دونوں بچوں کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار
لئیق احمد چوہدری (ابن چوہدری فضل احمد صاحب)
پی۔ایم۔بی 5199A اِبادان۔ نائیجیریا

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ پونے دو سال سے بیمار ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے مگر صحت بحال نہیں ہو رہی بلکہ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احبابِ جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد صادق صدیقی
نیشنل بنک آف پاکستان لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴